



سوال

(163) مدرک رکوع کی رکعت کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مدرک رکوع کی رکعت ہو جاتی ہے؟ مدلل جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیراً (ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دانا نومی، کرہچی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے میں علماء کے دو موقف ہیں :

اول : یہ رکعت ہو جاتی ہے۔

دوم : یہ رکعت نہیں ہوتی۔

اول الذکر علماء کے دلائل کا مختصر و جامع جائزہ درج ذیل ہے :

(1) البوداؤد (ابن خزیمہ) (1622 واعلہ ولم یصحح) حاکم (1-276، 273، 216) دارقطنی (1/347 ح 1299) اور بیہقی (2/88) نے

یحییٰ بن ابی سلیمان عن زید بن ابی عتاب وسعید المقبری عن ابی ہریرة" کی سند سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((اذا جئتم ونحن سجودا ولا ننتدوا شینا ومن ادرك الركعة فقد ادرك الصلوة))

جب تم آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو سجدہ کرو اور اسے کچھ بھی نہ شمار کرو اور جس نے رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔

اس روایت کے راوی یحییٰ بن ابی سلیمان کے بارے میں امام بخاری نے فرمایا :

"منكر الحديث" (جزء القراءة: ۲۳۹)



ابن خزیمہ نے فرمایا: "دل اس سند پر مطمئن نہیں ہے کیونکہ یحییٰ بن ابی سلیمان کو جرح یا تعدیل کی رو سے نہیں جانتا" (صحیح ابن خزیمہ 58/3، 57 و نصر الباری ص 262) یحییٰ مذکور کو، جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے لہذا حاکم کا اس کی روایت کو صحیح کہنا مردود ہے۔

تنبیہ: یہ روایت مدرک رکوع کی دلیل نہیں ہے بلکہ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جو رکعت پالے اس نے نماز پالی۔

(2) بیہقی نے "عن عبدالعزیز بن رفیع عن رجب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کی سند سے روایت کیا ہے کہ

((اذا جئتم والامام راکع فارکعوا وان کان ساجدا فاسجدوا ولا تتعدوا بالیسجد اذا لم یکن معہ الرکوع))

جب تم آؤ اور امام رکوع میں ہو تو تم رکوع کرو اور جب سجدے میں ہو تو سجدہ کرو اور سجدے شمار نہ کرو جب تک ان کے ساتھ رکوع نہ ہو۔ (2/89)

اس روایت میں "رجل" (آدمی) مجہول ہے اور اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ یہ صحابی ہے۔

تنبیہ: بیہقی کی ایک روایت (2/296) میں "سفیان (الثوری) عن عبدالعزیز بن رفیع من شیخ من الانصار" کی سند سے ان الفاظ جیسا مضموم مروی ہے۔ اس روایت کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے:

اول: سفیان ثوری مدلس اور روایت معنعن ہے۔

دوم: شیخ من الانصار مجہول ہے اور یہ کہنا کہ "والصحیح انہ صحابی غلط ہے۔

سوم: دارقطنی (1/346 ح 1298) بخاری (جزء القراءة 208) ابن خزیمہ (1595) بیہقی (2/89) عقیلی (4/398) اور ابن عدی (7/2684) وغیرہم نے

"یحییٰ بن حمید عن قرۃ عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ" کی سند سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((من ادرک رکعتہ من الصلوۃ فقد ادرک ما قبلہا قبل المیتہ الامام صلبہ))

جس نے امام کے پٹھ اٹھانے سے پہلے نماز کی رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔

اس روایت کی سند قرہ بن عبدالرحمن بن حیویل کی وجہ سے ضعیف ہے۔ قرہ جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، اس روایت کے بارے میں شیخ امین اللہ پشاوری فرماتے ہیں: "اوسندہ ضعیف" اور اس کی سند ضعیف ہے۔ (فتاویٰ الدین الخالص ج 4 ص 218)

اس روایت کی ایک دوسری سند ہے جس میں مہتمم راوی ہے (ایضاً 4/218)

لہذا یہ سند ضعیف اور مردود ہے۔

چہارم: بیہقی (2/90) نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ "من لم یدرک الامام را کعاً یدرک تک الکرکۃ" جس نے امام کو رکوع میں نہ پایا اس نے رکعت نہیں پائی۔



اس روایت کی سند میں علی بن عاصم، جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف و مجروح ہے لہذا اس روایت کو "واسنادہ صحیح" کہنا غلط ہے۔ اس روایت کی دوسری سند میں ابواسحاق السعیمی مدلس ہیں لہذا وہ سند بھی ضعیف ہے، جب تک سند صحیح و حسن نہ ہو تو "ورجاء موثقون" کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

پہنچ: ابن ابی شیبہ (1/99) طحاوی (1/223) اور بیہقی (2/90) نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ مدرک رکعت سمجھتے تھے۔

اس کی سند صحیح ہے لیکن یہ صحابی کا فتویٰ ہے۔

(6) ابن ابی شیبہ (1/243) نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان کا فتویٰ نقل کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ مدرک رکوع کو مدرک رکعت سمجھتے تھے۔

اس روایت کی سند حفص اور ابن جریر کی تدریس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ السنن الکبریٰ للبیہقی (2/90) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔ اس میں ولید بن مسلم ہیں جو کہ تدریس تسویہ بھی کرتے تھے اور سماع مسلسل کی تصریح نہیں ہے۔

(7) بیہقی (2/90) نے زید بن ثابت اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ "من ادرك الركعة قبل ان يرفع الامام راسه فقد ادرك السجدة" جس نے امام کے سر اٹھانے سے پہلے رکوع پایا تو اس نے سجدہ پایا یعنی رکعت پالی۔

اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ امام مالک نے یہ نہیں بتایا کہ انھیں یہ روایت کس ذریعے سے پہنچی ہے۔ اس موقوف روایت کی دیگر سندیں بھی ہیں۔ ان آثار کے مقابلے میں امام بخاری فرماتے ہیں:

حدثنا عبد بن يعيش قال: حدثنا يونس قال: حدثنا (ابن) اسحاق قال: انبجوني الاعرج قال سمعت ابا هريرة رضي الله عنه يقول لا يجزئك الا ان تدرك الامام قائما قبل ان ترفع "ابو هريرة رضي الله عنه" فرمایا: تیری رکعت اس وقت تک جائز نہیں ہوتی جب تک رکوع سے پہلے امام کو حالت قیام میں نہ پالے۔ (جزء القراءة: 132 وسند حسن نصر الباری ص 183/182)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لا یرکح احدکم حتی یقر اہام القرآن"

سورۃ فاتحہ پڑھ لینے کے بغیر تم میں سے کوئی بھی رکوع نہ کرے۔ (جزء القراءة: 133 وسندہ صحیح)

معلوم ہوا کہ اس مسئلے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہے جب اختلاف ہو جائے تو کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنے کا حکم ہے۔

ابن ابی شیبہ (1/256 ح 2631) نے عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ رکوع میں چلتے چلتے صف میں شامل ہو جاتے تھے۔ اس روایت کی سند ابن تیمم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

تنبیہ: اس روایت کا مدرک رکوع سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(9) بیہقی (2/90) نے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وہ رکوع میں چلتے ہوئے صف میں شامل ہو گئے۔ یہ سند تدریس اور ابوبکر بن عبدالرحمن بن الحارث کے انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، یہ کہنا کہ انھوں نے زید بن ثابت سے یہ روایت لی ہے۔ بے دلیل ہے۔

(10) مسند احمد (5/42 ح 20435) میں آیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رکعت طے کرنے کے لیے چل کر آئے تھے، اس روایت کی سند بشار بن عبدالملک الخياط المزنی کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اسے "سندہ حسن" کہنا غلط ہے۔ بشار کو ابن معین نے ضعیف کاہ اور سند کے اتصال میں بھی نظر ہے۔



11) بعض لوگ کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب - میمون اور تسبی (تابعین) اس کے قائل تھے کہ مدرک رکوع مدرک رکعت ہوتا ہے۔ (دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ 1/243-244)

تابعین کے یہ آثار سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کے آثار اور مرفوع احادیث کے عموم کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہیں۔
12) طبرانی نے سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو رکوع نہ پائے وہ سجدہ شمار نہ کرے۔
یہ آثار باسند صحیح ثابت نہیں ہیں۔

13) ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لا تبادروا بركوع ولا بسجود فانه مما استنقم به اذ ركعت تدركوني به اذ ركعت وانى قد بدنت ((

مجھ سے پہلے رکوع اور سجدے نہ کرو۔ پس بے شک میں تم سے پہلے رکوع کروں گا تو تم مجھ سے اس کے ساتھ پا لو گے جب میں سر اٹھاؤں گا۔ میرا بدن بھاری ہو گیا ہے۔ (سنن ابی داؤد: 619 و سندہ حسن)

یہ روایت مدرک رکوع کی دلیل نہیں ہے مگر عینی حنفی نے اسے اپنے دلائل میں پیش کر دیا ہے۔ دیکھئے عمدة القاری (3/153)!

14) ابن ابی شیبہ (242/1) نے عروہ بن الزبیر (تابعی) اور زید بن ثابت سے نقل کیا ہے کہ وہ دونوں جب امام کو رکوع میں پاتے تو دو تکبیریں کہتے۔ ایک تکبیر افتتاح دوسری تکبیر رکوع۔ یہ روایت زہری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے اور ادراک رکوع کی دلیل نہیں ہے۔

15) ابن ابی شیبہ (1/255) نے محمد بن سیرین سے نقل کیا ہے کہ ابو سعید (بن عبداللہ بن مسعود) آئے اور لوگ رکوع میں تھے تو وہ چل کر صف میں شامل ہو گئے اور بیان کیا کہ ان کے والد نے ایسا ہی کیا تھا۔

یہ روایت منقطع ہے کیونکہ ابو سعید نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

16) ایک روایت میں آیا ہے کہ "عبدالعزیز بن رفیع عن ابن مفضل المزنی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ولا تعدوا بالسجود اذ لم تدركوا الركعة)) (مسائل احمد و اسحاق 1/127/1 الصحیحہ 1188)

اس روایت میں اگر ابن مفضل سے مراد عبداللہ بن مفضل المزنی رضی اللہ عنہ ہیں تو ان سے عبدالعزیز رفیع کی ملاقات کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور اگر شداد بن معقل ہیں تو یہ سند منقطع ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس سلسلے کی تمام مرفوع روایات بلحاظ سند ضعیف ہیں۔ رہے آثار صحابہ تو ان میں اختلاف ہے۔

دوم: جو علماء کہتے ہیں کہ مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی کیونکہ اس کے دو فرض رکعتیں ہیں:

1) قیام (2) سورہ فاتحہ

ان لوگوں کا قول حق بجانب ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

(لا تفسوا الامام القرآن فانه لا صلوة لمن لم يقرأ بها) سورہ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھو کیونکہ جو اسے نہیں پڑھتا تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (کتاب القراءة للبیہقی / نافع بن محمود وثقفہ الدار قطنی والبیہقی وابن حبان وابن حزم والذہبی وغیر ہم)



امام بخاری اور بہت سے جلیل القدر علماء اس کے قائل تھے کہ مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی۔ تفصیل کے لیے دیکھئے مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ کا رسالہ "رکوع میں ملنے والے کی رکعت، جانبین کے دلائل کا جائزہ" وما علینا الا البلاغ (26/رجب 1427ھ) (المحدث: 30)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب الصلاة - صفحہ 367

محدث فتویٰ